بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ — ۵ امان ۱۳۴۴ ہش ۱۳ - ۲ شوال ۱۳۸۴ھ ۵ مارچ ۱۹۶۵ء — نمبر ۵۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب -

ربوہ ۴ مارچ بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی -

اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

ایمان باللہ کیلئے محض اقرار باللسان کافی نہیں، نرا دعویٰ کسی کام نہیں آسکتا

ضروری ہے کہ انسان عملی شہادتوں سے اس بات کا ثبوت دے کہ وہ فی الواقعہ خدا کو مانتا ہے

"خدا تعالیٰ پر ایمان دو قسم کا ہے ایک وہ ایمان جو صرف زبان تک محدود ہے اور اس کا اثر افعال اور اعمال پر کچھ نہیں۔ دوسری قسم ایمان باللہ کی یہ ہے کہ عملی شہادتیں اس کے ساتھ ہوں۔ پس جب تک یہ دوسری قسم کا ایمان پیدا نہ ہو مَیں نہیں کہہ سکتا کہ ایک آدمی خدا کو مانتا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کو مانتا بھی ہو اور پھر گناہ بھی کرتا ہو۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ پہلی قسم کے ماننے والوں کا ہے مَیں جانتا ہوں کہ وہ لوگ اقرار کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں مگر یہ دیکھتا ہوں کہ اس اقرار کے ساتھ ہی وہ دنیا کی نجاستوں میں مبتلا اور گناہ کی کدورتوں سے آلودہ ہیں۔ پھر وہ کیا بات ہے کہ وہ خاصہ جو ایمان باللہ کا ہے اُس کو حاضر ناظر مان کر پیدا نہیں ہوتا؟ دیکھو انسان ایک ادنیٰ درجہ کے چوہڑے چمار کو حاضر ناظر دیکھ کر اس کی چیز نہیں اٹھاتا۔ پھر تم خدا کی مخالفت اور اس کے احکام کی خلاف ورزی میں دلیری اور جرأت کیوں کرتا ہے جس کی بابت کہتا ہے مجھے اس کا اقرار ہے۔ مَیں اس بات کو مانتا ہوں کہ دنیا کے اکثر لوگ ہیں جو اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں کوئی پرمیشر کہتا ہے کوئی گاڈ کہتا ہے کوئی اور نام رکھتا ہے مگر جب عملی پہلو سے ان کے اس ایمان اور اقرار کا امتحان لیا جاوے اور دیکھا جاوے تو کہنا پڑے گا کہ وہ نرا دعویٰ ہے جس کے ساتھ عملی شہادت کوئی نہیں۔

انسان کی فطرت میں یہ امر واقعہ ہے کہ وہ جس چیز پر یقین لاتا ہے۔ اس کے نقصان سے بچتا۔ اور اس کے منافع کو لینا چاہتا ہے۔ دیکھو سنکھیا ایک زہر ہے اور انسان جبکہ اس بات کا علم رکھتا ہے کہ اس کی ایک رتی بھی ہلاک کرنے کو کافی ہے تو کبھی وہ اس کو کھانے کے لئے دلیری نہیں کرتا اس لئے کہ وہ جانتا ہے اس کا کھانا ہلاک ہونا ہے۔ پھر کیوں وہ خدا تعالیٰ کو مان کر ان نتائج کو پیدا نہیں کرتا۔ جو ایمان باللہ کے ہیں اگر سنکھیا کے برابر بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو تو اس کے جذبات اور جوشوں پر موت وارد ہو جاوے۔ مگر نہیں۔ یہ کہنا پڑے گا کہ نرا قول ہی قول ہے۔ ایمان کو یقین کا رنگ نہیں دیا گیا ہے۔ یہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے اور دھوکا کھاتا ہے جو کہتا ہے کہ میں خدا کو مانتا ہوں۔" (ملفوظات جلد چہارم ۳۱۳)

اخبارِ احمدیّہ

—• ربوہ ۴ مارچ - محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب صدر نگران بورڈ، محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کی غرض سے آج صبح لاہور روانہ ہوئے ہیں۔ وہاں سے یہ اصحاب آج ۲ بجے بعد دوپہر بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ تشریف لے جائیں گے۔ انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کا صوبائی جلسہ ۵ مارچ ۱۹۶۵ء کو شروع ہو رہا ہے۔ اور ۷ مارچ تک جاری رہے گا۔ احباب مرکزی نمائندوں کے بخیریت وہاں پہنچنے اور جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

—• سال رواں میں انصار اللہ کا سہ ماہی اول کا امتحان ربوہ میں ۹ اپریل ۱۹۶۵ء بروز جمعہ اور بیرونجات میں ۱۱ اپریل ۱۹۶۵ء بروز اتوار منعقد ہوگا نصاب حسب ذیل ہے۔

(۱) توضیح مرام (قیمت ۵۰ پیسے)

(۲) آیات خطبۂ نکاح

انصار صاحبان زیادہ سے زیادہ امتحان میں شریک ہوں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

—• مالی سال کے دو ماہ گذر چکے ہیں۔ ابھی تک بعض مجالس کی طرف سے سال رواں کے بجٹ فارم مکمل ہو کر واپس موصول نہیں ہوئے مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اور بجٹ فارم مکمل کر کے جلد از جلد ارسال کریں۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔" (افسر امانت تحریک جدید)

مسعود احمد پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ مارچ ۶۵ء

پیشگوئی ۲۰ فروری سنہ ۱۸۸۶ء

(۲)

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا اشتہار جس میں عظیم الشان فرزند۔ اپنی ذریّت اور جماعت احمدیہ کی ترقی کی پیشگوئی صاف صاف اور غیر مجمل الفاظ میں بیان کی گئی ہے اسکے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ و عزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ ۔۔۔۔

اس کے آگے الہام کے الفاظ شروع ہوتے ہیں :۔

"مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے"۔

(تذکرہ صہ ۱۴۲)

ان الفاظ سے ثابت ہوا کہ اس پیشگوئی میں جو نشان ہے وہ

۱۔ قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان ہے۔
۲۔ فضل اور احسان کا نشان ہے۔
۳۔ فتح و ظفر کی کلید ہے۔

یہ نشان عطا کرنے کے اغراض کیا ہیں۔

وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔

جو قبروں میں دبے ہوئے ہیں باہر آویں۔

اس لئے کہ

۱۔ دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔
۲۔ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔
۳۔ لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔
۴۔ وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔
۵۔ منکروں مکذّبوں کو کھلی نشانی ملے۔
۶۔ مجرموں کی راہ ظاہر ہو۔

بقول سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ اللہ تعالیٰ کا الہام اور اللہ تعالیٰ ہی کے الفاظ ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے کلام کا جو حصہ ہم نے اوپر نقل کیا ہے یہ تمام کی تمام پیشگوئی پر حاوی ہے۔ اس پیشگوئی میں حسبِ ذیل باتیں ہیں۔

۱۔ مصلح موعود کی پیشگوئی
۲۔ مہمان لڑکے کی پیشگوئی
۳۔ اپنی ذرّیت کے متعلق پیشگوئی۔
۴۔ یکجدیوں کی نسل کے خاتمہ کے متعلق پیشگوئی۔
۵۔ دعوت کے دنیا کے کناروں تک پہنچنے کی پیشگوئی۔
۶۔ قیامت تک آپ کے نام کا صفحہ زمین پر قائم رہنے کے متعلق پیشگوئی۔
۷۔ آپؑ کے مخالفوں کی ناکامی اور نامرادی میں مرنے کی پیشگوئی۔
۸۔ آپؑ کے خالص اور دلی محبّوں کو بڑھانے۔ کثرت اور نفوس و اموال میں برکت دینے اور مخالفوں پر قیامت تک غالب رہنے کی پیشگوئی۔

الغرض یہ ایک مبسوط پیشگوئی ہے جس کی کئی شاخیں ہیں تاہم یہ تمام شاخیں باہم مربوط ہیں۔ اگر ان مختلف شاخوں میں سے ایک شاخ بھی ہمارے سامنے پوری ہو جاتی تو انصاف کا تقاضا یہی تھا کہ ہم اس پیشگوئی کو خدا کی طرف سے مان لیں۔ مگر یہاں تو تقریباً تمام شاخیں ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہو گئی ہیں۔

پیشگوئی کے ایک ایک جزو کو دیکھا جائے تو وہ آج بھی پورا ہوتا ہوا ثابت ہے آپؑ کی ذرّیت بڑھی ہے۔ آپؑ کے یکجدیوں کی اولاد ختم ہو گئی ہے اس کی ہر شاخ کاٹی گئی ہے۔ آپؑ کی دعوت دنیا کے کناروں تک پہنچ چکی ہے۔ آپؑ کے دشمن پے در پے ناکام ہوتے چلے آئے ہیں۔ آپؑ کے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ربوہ کے گزشتہ جلسہ میں ایک لاکھ سے تعداد بڑھ گئی ہے۔ آپؑ کی ذرّیت میں سے ایک شخص اعلان کرتا ہے کہ "مَیں مصلح موعود ہوں"۔ آپؑ کی تمام ذرّیت اور جماعت اس کو مان لیتی ہے۔ کیا یہ سب فریب نظر ہے؟ خدارا سوچو۔ اسی ماحول میں سوچو۔ اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو کیا خود یہ پیشگوئی نعوذ باللہ جھوٹی نہیں ثابت ہوتی؟ اور ذرا اور آگے بڑھو۔ یہ پیشگوئی اسلام کی فتح کا نشان ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کی صداقت کا نشان ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی "توحید" کا نشان ہے۔ غور کیجئے اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو پھر صداقت کہاں ہے؟

اگر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حق پر نہیں اور آپ نے نعوذ باللہ مصلح موعود ہونے کا جھوٹا اعلان کیا ہے تو پھر کیا یہ پیشگوئی ایک کوڑی بھی قیمت رکھتی ہے؟ یہ نشان جو حضور اقدسؑ کو چالیس روز کی عشب و روز کی تضرعات پر اللہ تعالیٰ سے بطور بشارت کے دیا گیا ہے کس طرح نشان کہلا سکتا ہے۔

الغرض اگر یہ نشان واقعی آپؑ کی صداقت کا نشان ہے تو آپ کو لازماً ماننا ہوگا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہی "مصلح موعود" ہیں۔ ورنہ آپ نعوذ باللہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جھٹلانے والے ہیں۔

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا۔ تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم کبھی پیش نہ کر سکو۔ اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے فقط۔"

(از اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت جلد اول)

(تذکرہ صفحہ ۱۴۲)

قطعات

ہمیں کشتیٔ نوح کا ہے سہارا ٭ نہیں ورنہ طوفاں کا کوئی کنارہ
لگیں رات کی ظلمتیں بھاگنے ٭ وہ اُبھرا افق پر سحر کا ستارہ

ہر دم لبِ بلالؓ سے نکلا "احد احد" ٭ کس شان کس جلال سے نکلا "احد احد"
اتنا ہُوا گداز محبّت کی آگ میں ٭ رگ رگ سے بال بال سے نکلا "احد احد"

تنویر

امریکہ میں تبلیغ اسلام کی کامیاب جدوجہد

گرجاؤں میں تقاریر تقسیم لٹریچر۔ گیارہ افراد کا قبول اسلام

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا قیام

امریکہ مشن کی سہ ماہی رپورٹ از اکتوبر تا دسمبر ۱۹۶۴ء

از مکرم سید جواد علی صاحب سیکرٹری امریکہ مشن مقیم واشنگٹن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

حلقہ واشنگٹن

عرصہ دوران رپورٹ تبلیغ اسلام کا کام کامیابی سے جاری رہا۔ تقریباً ۷۰ کے قریب غیر مسلم احباب مشن ہاؤس میں آئے ان میں سے خاص طور پر قابل ذکر کرسچن مسلم کواپریٹو سوسائٹی کے ناظم ہیں جن سے لمبی گفتگو ہوئی۔ اس تنظیم کا کام عیسائیوں اور مسلمانوں میں باہم رابطہ قائم کرکے خیر سگالی کے جذبات پیدا کرنا ہے، مختلف امور پر تبادلہ خیالات ہوا۔ اسی طرح سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں شعبہ ترجمہ میں کام کرنے والے ایک دوست مشن ہاؤس میں آئے۔ ان سے اسلام اور احمدیت پر باتیں ہوئیں۔ جن کو وہ بڑی دلچسپی سے سنتے رہے۔ مزید مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا گیا۔ مقامی جارج واشنگٹن یونیورسٹی کی ایک طالبہ آئیں۔ انہوں نے اسلام اور احمدیت پر کئی ایک سوالات کئے ـ جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ مزید معلومات کے لئے لٹریچر بھی دیا گیا۔ اس ملاقات کے بعد بھی اس طالبہ نے فون پر کال کرکے کئی باتوں کے بارے میں استفسار کئے جن کے خاطر خواہ جوابات دیئے گئے۔

فلاریڈا کی ایک یونیورسٹی کے انجینئرنگ کے دو طالب علم مشن میں آئے۔ ان سے دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ مزید مطالعہ کے لئے ان کو کافی لٹریچر دیا گیا۔ جمیکا کی ایک طالبہ علم آئیں جو ہاورڈ یونیورسٹی میں معاشرتی امور پر مشتمل مضامین کی تعلیم حاصل کررہی ہیں۔ ان سے کافی بحث ہوتی رہی مزید مطالعہ کے لئے ان کو لٹریچر دیا گیا اسی طرح ٹرینی ڈاڈ کی ایک مسلمان لڑکی بھی مشن میں آئیں جو ہاورڈ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کررہی ہیں۔ وہ ہمارے بعض اجلاسات میں بھی شامل ہیں

لٹریچر کی تقسیم کا کام بھی جاری رہا۔ سینکڑوں افراد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ شہر کے مختلف حصوں میں پھر کر افراد کو لٹریچر دیا۔ دوران تقسیم کئی ایک احباب سے گفتگو کا سلسلہ بھی جاری رہا جو کافی دلچسپ رہا۔ ان میں سے بعض نے فون پر مزید لٹریچر کی خواہش کی۔ جو ان کو بھجوایا گیا۔ واشنگٹن سے باہر بھی کئی ایک افراد کی طرف سے لٹریچر کی مانگ آئی۔ آسٹن (ٹیکساس) یونیورسٹی کے ایک مصری طالب علم نے احمدیت پر لٹریچر مانگا جو اس کو عربی زبان میں بھجوایا گیا۔ مطالعہ کے ساتھ ساتھ وہ کئی ایک سوالات لکھ کر بھجواتا رہا۔ جن کے جوابات پھر دیئے گئے۔ فلاریڈا کے ایامی یونیورسٹی موسل سائنسز کے پروفیسر کی طرف سے احمدیت کے بارے میں واقفیت حاصل کرنے کے لئے لٹریچر کی مانگ وصول ہوئی۔ سلسلے کی کئی ایک کتب ان کو بھجوائی گئیں۔ جس کے جواب میں ان کی طرف سے شکریہ کا خط آیا وہ بڑی دلچسپی سے مطالعہ کر رہے ہیں

اسی طرح کیلیفورنیا یونیورسٹی کے ایک طالب علم کی طرف سے لٹریچر کی مانگ آئی۔ اس دوست کو تبلیغی خط لکھا گیا اور لٹریچر بھی بھجوایا گیا۔ نیش ول (ٹینیسی) کے ایک کالج میں مذہبیات کے ایک لیکچرر کی طرف سے لٹریچر کی خواہش کا اظہار ہوا۔ جو ان کو بھجوایا گیا۔ انہوں نے لٹریچر اتنا پسند کیا۔ کہ لکھا کہ میں نے کالج کی لائبریری کو توجہ دلائی ہے کہ وہ لٹریچر منگوا کر کالج کی لائبریری میں رکھیں۔

واشنگٹن میں بعض کتب فروشوں کے پاس سلسلے کی کتابیں رکھوائی گئیں تا کہ پبلک کی توجہ کو اس طرف منعطف کیا جائے ان کتب فروشوں کی معرفت ہمارا لٹریچر مقبول ہو رہا ہے۔

مقامی طور پر اپنے کام سے عوام کو روشناس کرانے کے لئے سب سے مقبول مقامی اخبار میں جماعت کی طرف سے ہر ہفتہ اشتہار دیا جاتا رہا۔ اس اشتہار کو دیکھ کر کئی لوگ مشن میں آتے ہیں اور اسلام پر معلومات حاصل کرتے ہیں۔ کئی افراد ٹیلیفون پر سوالات پوچھتے ہیں اور لٹریچر کی خواہش کرتے ہیں۔ ان کے سوالات کے جوابات دینے کے علاوہ لٹریچر بھی بھجوایا جاتا ہے۔

مسجد میں ہر ہفتہ ایک عام اجلاس ہوتا ہے۔ جس میں قرآن کریم۔ حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس دیا جاتا ہے۔ اور مختلف مضامین پر لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ کئی ایک غیر مسلم اس میں شرکت کرکے مستفید ہوتے ہیں اور مزید مطالعہ کے لئے لٹریچر لے جاتے ہیں۔ بیرون شہر سے جو سیاح آتے ہیں ان میں سے بھی بعض معلومات حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اجلاس میں شرکت کرتے ہیں اور بعد میں کئی ایک سوالات کرکے علم میں اضافہ کرتے ہیں۔

عرصہ دوران رپورٹ خاکسار کو ایک مقامی یونیٹرین چرچ میں تقریر کرنے کا موقعہ ملا جس میں پچاس کے قریب افراد شامل تھے۔ ایک گھنٹہ کی تقریر کے بعد سامعین نے کئی ایک سوالات پوچھے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔ تقریر کے بعد سامعین میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ جس کو انہوں نے اسی وقت بڑی دلچسپی سے پڑھنا شروع کردیا۔

ہمارے ڈیٹن مشن کے ایک نہایت ہی مخلص اور پرانے احمدی بھائی ولی کریم وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے جنازہ میں شرکت کے لئے ڈیٹن کا سفر کیا۔ وہاں سے ڈیٹن سرکل کے مبلغ انچارج میجر عبدالحمید صاحب کے ساتھ انڈیانا پلس گیا۔ وہاں کے ممبران کے گھروں میں جاکر ان سے ملاقات کی۔ اور جماعت کی دیکھ بھال کے بارے میں فوری امور سرانجام دیئے۔ پھر ایتھنز (اوہایو) میں گیا۔ جہاں پر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے سلسلہ میں ایک اجلاس میں شرکت کی۔ نیویارک اور فلاڈلفیا کے مشنوں کا دورہ کیا۔ کئی دن وہاں ٹھہرا۔ ان کے اجلاسات میں شرکت کی۔ ان کے کام کا معائنہ کیا۔ تبلیغی ترقی کے لئے ان سے تبادلہ خیالات کیا۔ تنظیم کو مضبوط رکھنے کے لئے اور اسلامی احکامات کے نفاذ کے بارے میں پوری طرح کوشاں رہنے کی تلقین کی گئی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں دو افراد بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شریک ہوئے۔

پٹس برگ مشن

اس حلقہ کے انچارج مکرم چوہدری عبدالرحمن خان صاحب بنگالی ہیں۔ آپ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ دوران رپورٹ کئی ایک احباب مشن ہاؤس آئے۔ ان میں سے ایک عدن کے عرب مسلمان تھے۔ اور ایک عیسائی نوجوان بار بار مشن میں آتا رہا۔ اور اجلاسات میں شرکت کرتا رہا۔ لٹریچر کا مطالعہ بھی کیا جہینہ بھر کے مطالعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کو اسلام میں داخل ہونے کی توفیق بخشی۔ اور وہ بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو گیا یہ نوجوان اب قرآن کریم کا مطالعہ کررہا ہے نماز اور قاعدہ یسرنا القرآن سیکھ رہا ہے۔

ایک مقامی میتھوڈسٹ چرچ میں تقریر کی دعوت ملی۔ آپ نے وہاں ایک لیکچر دیا۔ جس میں مقامی جماعت کے کئی ایک ممبران نے بھی شرکت کرکے استفادہ کیا۔ لیکچر کے بعد سوالات کا سلسلہ جاری رہا۔ سامعین میں اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ چرچ کے پادری صاحب اور ان کے نائب کو احمدیت یا حقیقی اسلام۔ اسلامی اصول کی فلاسفی اور لائف آف محمدؐ جیسی کتب تحفۃً دی گئیں۔

آپ مقامی کارنیگی لائبریری میں جاتے رہے۔ جہاں پر امریکی مصنفین کی اسلام کے بارے میں آراء کی تحقیق کرتے رہے۔ اسی دوران آپ لائبریری کے منتظم سے ملے۔ جس کو احمدیت یا حقیقی اسلام۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ لائف آف محمدؐ اور دعوۃ الامیر انگریزی کتب پیش کیں۔ اس نے یہ کتب بڑی خوشی سے حاصل کیں اور وعدہ کیا کہ خود پڑھ کر وہ یہ کتب لائبریری میں رکھے گا۔ ۵۰۰ اشتہارات ہوٹلوں۔ سکولوں اور دفاتر میں تقسیم کئے گئے۔

ڈیٹن میں ایک مخلص احمدی دوست ولی کریم کے جنازے میں شرکت کے لئے گئے اس موقعہ پر بیسیوں غیر مسلم موجود تھے۔ دفن کرنے کے بعد غیر مسلم دوستوں کے سامنے مختصر سا لیکچر دیا۔ جس میں مرحوم کے مذہب اور عقیدے پر روشنی ڈالتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی خوبیاں بیان کیں۔ اسی دن مرحوم کے وارثوں کی طرف سے مہمانوں کو کھانا دیا گیا اس موقعہ پر بھی خاکسار نے ایک تقریر کی۔ (باقی)

یومِ مصلح موعود کی بابرکت تقریب پر مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

پشاور

مورخہ ۲۰/۲/۶۵ کو بعد از نماز عصر بوقت ۴ بجے شام مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں زیر صدارت مکرم جناب شمس الدین خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ جلسے کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترم حافظ محمد اعظم صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم مرزا نثار احمد صاحب فاروقی نے نظم پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد غلام رسول صاحب صدیقی نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد خاکسار نے ایک مختصر تقریر کی جس میں پیشگوئی مصلح موعود کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مرزا آفتاب احمد صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم جناب شمس الدین خان صاحب صدر جلسہ نے ایک مفصل تقریر کی جو تقریباً سوا گھنٹہ تک جاری رہی۔ دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار محمد الطاف

سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ پشاور

گجرات

مورخہ ۲۰ فروری ۶۵ء بعد نماز عصر زیر صدارت محترم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات جلسہ منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر صدقہ بھی دیا گیا۔ بعد ازاں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب نے کی بعد ازاں نظم مکرم زاہد ربانی صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے جلسہ کی غرض وغایت اور پیشگوئی کا پس منظر بیان فرمایا اور پیشگوئی کے اصل الفاظ پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں مکرم سید رفیق احمد صاحب اور ملک بشارت ربانی صاحب نے تقاریر کیں اور پیشگوئی حضرت مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

بعد ازاں نماز مغرب تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر ٹیپ ریکارڈ سنائی گئی۔ نماز مغرب سے قبل اجلاس ختم ہوا۔

خاکسار سید شریف احمد عفی عنہ

سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ گجرات

ڈیرہ غازیخاں

مورخہ ۲۰/۲/۶۵ بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کا جلسہ مصلح موعود خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ کے ممبران پورے شوق سے شریک ہوئے۔ بعد تلاوت ونظم مکرم محمد صدیق صاحب ہاشمی نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے پیشگوئی کا پس منظر اسکی اہمیت اور مصلح موعود کے بعض عظیم الشان کارہائے نمایاں پر مفصل روشنی ڈالی۔ پھر عزیز سلطان احمد نے تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم مولوی خان محمد صاحب مولوی فاضل نے پیشگوئی کی علامات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر چسپاں کر کے دوستوں کو تعلیم احمدیت پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ پھر مکرم ملک عزیز محمد صاحب وکیل نے مصلح موعود کی بعض علامات پر روشنی ڈالی۔ بعد دعا جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوا۔ اور پھر حضور کی کامل صحت درازئ عمر اور ترقئ احمدیت کے لئے دعا کی گئی۔

میاں خیر محمد

نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخاں

راولپنڈی

مورخہ ۲۰ فروری ۶۵ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسجد احمدیہ مری روڈ میں جلسہ پیشگوئی مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے جلسہ میں شمولیت فرمائی اور "پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق اور مصلح موعود کے کارنامے" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ کے علاوہ مکرم میاں محمود احمد صاحب نائب امیر مکرم راجہ خورشید احمد صاحب منیر مربی سلسلہ اور مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ یہ پروگرام تقریباً تین گھنٹے تک جاری رہا اور بعد دعا بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

مردوں کے علاوہ مستورات نے بھی جلسہ میں شمولیت کی۔

خاکسار مبارک احمد

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی

چنیوٹ

جماعت احمدیہ چنیوٹ کا جلسہ یوم مصلح موعود مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۵ء مسجد احمدیہ چنیوٹ میں بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری منعقد ہوا۔ حافظ مبارک احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ بعد ازاں مکرم عبد الرشید صاحب نے درثمین سے حضرت مسیح موعودؑ کے دعائیہ کلام سے چند اشعار پڑھ کر سنائے اس کے بعد مکرم چوہدری احسان الٰہی صاحب ایڈووکیٹ نے افتتاحی خطاب فرمایا اور جلسہ کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی۔

بعد ازاں مہمانِ خصوصی مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے جماعت سے خطاب فرمایا اور پسر موعود کی پیشگوئی کے الفاظ پڑھ کر ان پر روشنی ڈالی مختلف واقعات کی روشنی میں انہوں نے ثابت کیا کہ کس طرح یہ پیشگوئی لفظ بلفظ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر چسپاں ہوتی ہے۔

جلسہ میں غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔ ہمارا یہ جلسہ مغرب کے وقت دعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

سردار عبد القادر

سیکرٹری امور عامہ چنیوٹ

لجنہ اماء اللہ لاہور

مورخہ ۲۰ فروری دوپہر ڈھائی بجے جلسہ مصلح موعود زیر انتظام لجنہ اماء اللہ لاہور منعقد ہوا۔ مکرمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے صدارت کے فرائض سرانجام دئے۔ پہلے ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں نے تلاوت اور نظم کے بعد پیشگوئی مصلح موعود کی مختلف شقوں پر مؤثر تقریریں کیں۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل ممبرات نے تقریریں کیں۔ حبیبہ بیگم صاحبہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے عنوان پر تقریر کی۔ شاکرہ بیگم صاحبہ صغیرہ ثاقب صاحبہ۔ رضیہ صاحبہ۔ فرحت جبیں صاحبہ۔ نصرت صاحبہ۔ فضیلت بیگم صاحبہ۔ بیگم صاحبہ میر مشتاق احمد صاحب۔

فضیلت بیگم نے دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھی اس سے پیشتر امۃ الحی صاحبہ۔ محمودہ صاحبہ۔ شاکرہ بیگم صاحبہ نے بھی نظمیں پڑھی تھیں۔ پونے پانچ بجے جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔

احمدی بیگم

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ لاہور

ایبٹ آباد

مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جو محمد اکرم نے کی۔ نظم "مصلح موعود کی شان" مکرم محمد افضل صاحب ہاشمی نے پڑھی۔ مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب مربی سلسلہ نے تقریر فرمائی۔ مکرم بدر عالم صاحب اعوان نے مصلح موعود کے سنہری کارنامے دلنشین پیرایہ میں بیان فرمائے مکرم سیف اللہ صاحب شاہد نے "مصلح موعود اور ہماری ذمہ داریاں" پر تقریر فرمائی۔ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کا لفظ بلفظ پوری شان وشوکت سے پورا ہوتا اور مخالفین وحاسدین کا نامراد رہنا سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا جس کے بعد محترم قریشی محمد اسد اللہ صاحب نے اپنے صدارتی خطاب کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔ حاضری باوجود برف باری وموسم کی خرابی کے ہر طبقۂ جماعت یعنی اطفال۔ خدام اور انصار پر مشتمل تھی۔

خاکسار شیخ ذکاء اللہ

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد

لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی

مورخہ ۲۱ فروری کو لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی کے زیر انتظام جلسہ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی نے صدارت کے فرائض انجام دئے۔ محترمہ سیدہ بیگم ملک عمر علی صاحب مرحوم نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق مضامین پڑھے گئے۔ مضامین کے عنوانات یہ تھے

اسلام کی فتح کا عظیم الشان نشان۔

مصلح موعود کی غرض۔

پیشگوئی کے حالات مفصل طور پر۔

کارہائے نمایاں حضرت مصلح موعود۔

حضرت مصلح موعود کا نفسی نقطہ کی طرف اٹھایا جانا۔

جلسہ کے دوران متعدد نظمیں شانِ مصلح موعود پر پڑھی گئیں۔ بعد ازاں صدر صاحبہ نے حضور کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کرائی اور جلسہ ختم ہوا جلسہ میں تقریباً تمام احمدی مستورات اور بچیوں نے شرکت کی۔

محمودہ انعام اللہ

سیکرٹری لجنہ ملتان چھاؤنی

پیشگوئی بابت پنڈت لیکھرام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان

۶۔ مارچ ——— حق و باطل میں آسمانی فیصلہ کا ——— تاریخی دن

(مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلادِ عربیہ)

(قسط نمبر ۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو پنڈت لیکھرام کے متعلق خدا تعالیٰ سے علم پا کر پیشگوئی فرمائی کہ:۔

"آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی اُن بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر ہیبت الٰہی رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ اور نہ اُس کی روح سے میرا یہ نطق ہے۔ اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر سزا کے بھگتنے کے لئے میں تیار ہوں۔ اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سُولی پر کھینچا جائے۔ اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھکر رسوائی ہے۔ زیادہ اس سے کیا لکھوں۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اس پیشگوئی کی مزید تفصیلات بھی اپنی مختلف کتب "کرامات الصادقین" و "برکات الدعا" وغیرہ میں بیان فرمائیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ

(۱) پنڈت لیکھرام کسی عذاب کے نتیجہ میں ہلاک ہو گا۔

(۲) یہ ہیبت ناک واقعہ چھ سال کے اندر وقوع میں آئے گا۔

(۳) اس نشان کے ظہور کا دن یوم عید کے ساتھ ملا ہو گا۔

(۴) لیکھرام کے ساتھ گوسالہ سامری کا سا سلوک کیا جائے گا۔ جو یہ تھا کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے گئے تھے اور جلا کر اس کی راکھ دریا میں بہا دی گئی تھی۔

(۵) تلوار کا نشانہ بنے گا۔

مذکورہ بالا واضح علامات کے مطابق چھ برس کے اندر یعنی مورخہ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء بروز ہفتہ باوجود حفاظت کے سب سامانوں کے کسی کے ہاتھوں ایک تیز خنجر کے ذریعہ قتل ہو گئے۔ ۵ مارچ جمعہ کے دن عید الفطر تھی۔ اس کے ساتھ ملے ہوئے دن یعنی ہفتہ کو اس نشان کا ظہور ہوا۔ اور جیسا کہ گوسالہ سامری ہفتہ کے دن ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا تھا۔ اور پھر جلا کر اس کی راکھ دریا میں ڈالی گئی تھی۔ ایسا ہی پنڈت لیکھرام کا خاتمہ اس کی انتڑیاں خنجر کے ذریعہ ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے ساتھ ہوا۔ اور پھر اُسے جلایا گیا۔

معیاد کے مطابق پیشگوئی پورا ہونے کا اعتراف

پنڈت لیکھرام کے قتل کے بارہ میں ایک اقتباس ایک آریہ سماج کی کتاب "سرنگیف مسافر" سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ جس سے عیاں ہو جاتا ہے کہ آریہ سماجی پنڈت لیکھرام کی موت کو کس بات کا نتیجہ سمجھتے تھے۔ اور یہ کہ پیشگوئی اپنی تمام تر وضاحت کے مطابق نہایت صفائی سے پوری ہوئی۔ لکھا ہے:۔

"پیغمبر قادیانی نے ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ آج کی تاریخ سے چھ سال کے اندر پنڈت لیکھرام اپنی بدزبانیوں اور بے ادبیوں کی سزا میں جو اُس نے رسول اللہ کی نسبت کی ہیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا وغیرہ وغیرہ اور اس اشتہار کے سرے پر یہ شعر درج تھا:۔

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ

مرزے کے اشتہار کو شائع ہوئے قریباً چھ سال گذر گئے...... یکم مارچ ۱۸۹۷ء کو آپ (لیکھرام) ملتان گئے۔ اور چھ مارچ کو واپس لاہور پہنچے...... بہادر مسافر ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے مہرشی کے جیون چرتر کے کاغذات مکمل کر رہے تھے۔ کچھ تھکاوٹ سے چارپائی سے اُٹھے دونوں ہاتھ سر کی طرف اُٹھا کر انگڑائی لی کہ ظالم قاتل نے فوراً خنجر کلیجہ میں بھونک دی۔ اور آٹھ دس زخم۔ انتڑیاں باہر نکال دیں۔ ہسپتال پہنچائے گئے مگر وہاں بھی جانبر نہ ہو سکے اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو ہمیشہ کے لئے داغ جدائی دیکر دنیا سے چل بسے۔"

اس حوالہ میں نہ صرف پیشگوئی اور اس کی معیاد کا اعتراف کیا گیا بلکہ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام نے سچے اور جھوٹے میں خدا تعالیٰ سے فیصلہ چاہتے ہوئے جو دعائے مباہلہ کی تھی اسکا نیز حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام کی پیشگوئی کا نتیجہ فقط ایک ہی ہے۔ یعنی پنڈت لیکھرام کی غیر معمولی طور پر ہیبت ناک موت۔

دیباچہ کلیات آریہ مسافر صفحہ الف میں پنڈت لیکھرام کے متعلق لکھا ہے۔ کہ "پولیس کو خفیہ ہدایت رہتی تھی کہ ہر جگہ ان کی حفاظت مدنظر رکھیں"۔ سو باوجود ہر طرح کی حفاظت کے سامانوں کے روز روشن میں اُن کے مکان کے اندر انکا قتل ہو جانا اور پھر حکومت اور آریہ سماج کی طرف سے ہر طرح کی جستجو اور کوششوں کے (حتیٰ کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے گھر کی تلاشی بھی لینے کے) قاتل کا کوئی سراغ نہ ملنا ظاہر کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ قہری نشان اس کے سچے فرستادہ حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کی پیشگوئی میں بیان فرمودہ تفصیلات کے مطابق بیکے از ملائک شداد غلاظ کے ذریعہ نہایت عظمت و جلالی شان کے ساتھ پورا ہوا۔

(۷)

خدا تعالیٰ نے جو ارحم الراحمین ہے لیکھرام کو چھ سال میعاد دی۔ اس کی بیان کردہ پیشگوئی کی میعاد سے دو چند تا کہ دُنیا۔ آریہ سماج اور خود لیکھرام اپنی پیشگوئیوں کا نہایت واضح طور پر جھوٹا ہونا مشاہدہ کر لے اور آریہ سماج اور اس کے لیڈروں پر اسلام کی سچائی ظاہر ہو کر اتمام حجت ہو جائے۔ کیونکہ پیشگوئی سے مقصود اسلام کی صداقت اور دوسرے مذاہب کی موت کا اظہار تھا۔ چنانچہ حضور مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"یہ پیشگوئی ایک بڑے مقصد کے ظاہر کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ یعنی اس بات کا ثبوت دینے کے لئے کہ آریہ مذہب بالکل باطل اور وید خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ اور ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پاک رسول اور برگزیدہ نبی اور اسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے سچا مذہب ہے۔ سو اس پیشگوئی کو نری ایک پیشگوئی خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک آسمانی فیصلہ ہے۔"

(سراج منیر صفحہ ۱-۹)

غرضیکہ خدا تعالیٰ کے حضور سچے اور جھوٹے میں فیصلہ کے لئے پنڈت لیکھرام کی دعا اور اس کی پیشگوئیوں کا نتیجہ جو دُنیا نے مشاہدہ کیا وہ ہمارے سامنے ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ کے خلاف لیکھرام کی طرف سے کی گئی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام تین سال میں ختم ہوئے نہ آپؑ کی ذریت منقطع ہوئی اور نہ ہی آپؑ کی شہرت کا خاتمہ ہوا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو اور آپؑ کی ذریت و جماعت کو ہر لحاظ سے ترقی دی اور آپؑ کی شہرت آفاق تک پہنچی۔

اس کے مقابل پنڈت لیکھرام نہ صرف یہ کہ خود دروغگوئی کا ٹیکا ماتھے پر اور حسرت و یاس پہلو میں لے کر دُنیا سے رخصت ہو گیا بلکہ جب اس کی نسل پر نظر کرتے ہیں تو اس کا یہ حال سامنے آتا ہے کہ اس کے ہاں ایک لڑکا جو پیدا ہوا تھا وہ بھی اس کی زندگی میں ہی اسے داغ مفارقت دیکر راہی ملکِ عدم ہو گیا تھا۔ اور قرآن مجید کی آیت کریمہ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی کے مطابق پنڈت لیکھرام جس نے خدا تعالیٰ پر افتراء کرتے ہوئے من گھڑت جھوٹی پیشگوئیاں کی تھیں حضرت مسیح موعودؑ میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے مقابل خائب و خاسر ہو کر اپنے عبرت ناک انجام کو پہنچتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوا۔ اور ناکام رہا اور اس کی ذریّت صفحہ ہستی سے ناپید ہوئی۔ اور غور کرنے اور حق کے متلاشیوں کے لئے موجب عبرت بنا۔ ؎

اب تیرے کئے کا ثمرہ لیکھو نے کیسا پایا
آخر خدا کے گھر میں بد کی سزا یہی ہے
اچھا نہیں ستانا۔ پاکوں کا دل دکھانا
گستاخ ہوتے جانا اسکی سزا یہی ہے

(درثمین)

(خاکسار رشید احمد چغتائی سابق مبلغ بلاد عربیہ ربوہ)

تعمیر دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے لئے عطیہ جات

ان دنوں حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری آنریری طور پر پشاور سے لاہور تک کی بعض مجالس انصار اللہ کا دورہ فرما رہے ہیں۔ تربیتی امور کے علاوہ حضرت مولوی صاحب نے چندہ کی وصولی کی طرف بھی توجہ فرمائی ہے۔ مولوی صاحب موصوف کی تحریک پر جن مخلصین نے تعمیر دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی مد میں نقد عطیہ دیا ہے۔ یا وعدہ فرمایا ہے۔ ان کے نام دُعا کے لئے احباب کی خدمت میں پیش ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال میں برکت دے اور خدمتِ دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

مجلس مرکزیہ حضرت مولوی صاحب موصوف کی بھی ممنون ہے کہ انہوں نے باوجود اپنی ضعیف العمری کے مجالس کا دورہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نقد

	نام	رقم موصولہ
۱	مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب صدر بازار راولپنڈی	۱۰۰ روپے
۲	جماعت احمدیہ واہ کینٹ بذریعہ محترم منیر احمد صاحب چغتائی صدر	۱۰۰ "
۳	مکرم میجر مظفر علی صاحب راولپنڈی	۱۰۰ "
۴	فلائٹ لفٹننٹ شفیق احمد صاحب چک لالہ	۵۰ "
۵	میجر عزیز احمد صاحب شاہنواز لمیٹڈ راولپنڈی	۵۰ "
۶	مکرم چوہدری اقبال احمد صاحب " "	۵۰ "
۷	" ملک محمد یونس صاحب انسپکٹر پولیس "	۳۰ "

وعدہ جات

	نام	رقم
۱	جماعت احمدیہ حلقہ اسلام آباد راولپنڈی معرفت مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب صدر	۱۰۰ "
۲	" " " سیٹلائٹ ٹاؤن " بذریعہ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک	۱۰۰ "
۳	" " " صدر " " مولوی عبدالغفار صاحب ڈار	۱۰۰ "
۴	" " " پریڈ گراؤنڈ " محترم عبدالغنی صاحب رشدی	۱۰۰ "
۵	مکرم میجر ستار بخش صاحب چک لالہ	۲۰ "

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

آل پاکستان تحریری انعامی مقابلہ

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ایک آل پاکستان تحریری انعامی مقابلہ منعقد کر رہی ہے۔ جملہ مجالس کے خدام اپنے مقالہ جات مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر تحریر کر کے قائد مجلس معرفت مسجد نور جماعت احمدیہ مری روڈ راولپنڈی کے پتہ پر ۳۱ مارچ تک بھجوا دیں۔

(۱) "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا"
(۲) "وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"
(۳) "قومیں اس سے برکت پائیں گی"

مقالہ کم از کم ایک ہزار اور زیادہ سے زیادہ دو ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اوّل دوم۔ اور سوم آنے والے خدام کو اجتماع ۱۹۶۵ء کے موقع پر انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی)

دُعائے مغفرت

چودھری بشیر احمد صاحب باجوہ سیالکوٹی مولوی فاضل کی دختر فریدہ بعمر ۲۵-۲۶ سال بقضائے الٰہی بروز بدھ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۶۵ء بمقام راولپنڈی فوت ہو گئی ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ اپنے پیچھے دو چھوٹے بچے چھوڑ گئی ہے۔ مرحومہ چودھری فضل احمد صاحب سیالکوٹی کی پوتی۔ اور حکیم محمد زمان صاحب مرحوم کی نواسی تھی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(محمد امیر خاں۔ راولپنڈی)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

(۲۰۷ تا ۲۲۰)

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے بیس روپے یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

	نام	رقم
۲۰۷	مکرم چوہدری احمد علی صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ	۳۰ روپے
۲۰۸	احباب جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین بذریعہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب	۳۱ "
۲۰۹	" " میرک ضلع منٹگمری بذریعہ مکرم سراج الحق صاحب	۲۰ "
۲۱۰	مکرم منور احمد صاحب ولد ڈاکٹر غلام نبی صاحب چک ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ	۵۰ "
۲۱۱	احباب جماعت احمدیہ حلقہ سنت نگر لاہور بذریعہ مکرم میاں چراغدین صاحب	۳۱ "
۲۱۲	" " " ملتان شہر بذریعہ مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب	۱۳۰ "
۲۱۳	" " " اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ بذریعہ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل	۵۰ "
۲۱۴	مکرم علی احمد صاحب کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر سندھ	۵۰ "
۲۱۵	" جناب عبدالمنان صاحب واہ کینٹ	۱۰۰ "
۲۱۶	احباب جماعت احمدیہ راولپنڈی بذریعہ مکرم صوفی رحیم بخش صاحب	۲۵ "
۲۱۷	مکرم مولوی جلال الدین صاحب پنڈ بیگوال ضلع راولپنڈی	۲۵ "
۲۱۸	" مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۲۰ "
۲۱۹	محترمہ بیگم صاحبہ میجر حمید احمد صاحب کلیم کراچی	۵۰ "
۲۲۰	مکرم عبدالمتین صاحب کراچی	۵۰ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اطفال رپورٹ بھجوائیں

قائدین مجالس اور ناظمین اطفال کی اہم ذمہ داری ہے۔ کہ وہ اپنی کارگزاری کی ماہانہ رپورٹ ۱۵ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ کیا آپ نے اس ماہ کی رپورٹ بھجوا دی ہے؟

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

- خاکسار کے نانا جان چوہدری نور احمد خاں صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ دیر سے اعصابی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ وہ سلسلہ کے پرانے خدمت گذار ہیں۔ (محمد سلیم خاں دار الیمن ربوہ)
- خاکسار مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔ نیز عزیزم منصور احمد صاحب سلمہ نے امتحان بی۔ ایس سی ایگریکلچرل کا امتحان دینا ہے۔ (چوہدری محمد شریف احمدی۔ فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ)
- محمد سلیم بوٹ میکر چند دنوں سے بیمار ہیں جگر سوج گیا ہے۔ حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔
  (خواجہ عبدالمومن زعیم گولبازار۔ ربوہ)
- خاکسار کی مالی حالت خراب ہے۔ ایک مقدمہ بھی چل رہا ہے۔
  (خاکسار عبدالستار مستری۔ لاٹھیانوالہ چک ۱۹۴ ر.ب ضلع لائل پور)
- بندہ کو چند ایک پریشانیاں ہیں۔ ایک مقدمہ دیوانی اور ایک مقدمہ فوجداری دائر ہے۔ مالی حالت بھی از حد کمزور ہے۔ (خاکسار محمد علی سکنہ لاٹھیانوالہ۔ ضلع لائل پور)
- خاکسار اور خاکسار کا بھانجہ بیمار ہے۔ (محمد یوسف عربی ماسٹر مڈل سکول لڈوالہ ضلع مظفر گڑھ)
- بندہ بہت ضعیف العمر ہے۔ بہت سی مشکلات میں بھی مبتلا ہے۔
  (احمد اللہ نابینا مہاجر کشمیری از بشیر آباد ضلع حیدر آباد)
- برادرم عبدالمتین خاں کا انسٹی ٹیوٹ آف انجینیرنگ کا اے۔ ایم۔ آئی۔ ای (A.M.I.E) مکینیکل انجنیرنگ کا فائنل امتحان مارچ میں شروع ہو رہا ہے۔
  (عبدالشکور خاں ۴۲ عبدالکریم روڈ لاہور)
- رؤف احمد صاحب کی مصائب سے خلاصی اور میری صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (صوبیدار نذر حسین ریٹائرڈ قائد آباد (تھل) ضلع سرگودہا)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

قاضیوں کے انتخاب کے متعلق ضروری اعلان

مناسب سمجھا گیا ہے کہ حلقہ دارالقضاء کے ماتحت تمام قاضیوں کی سہ سالہ تقرری دیگر عہدہ داران جماعت کی طرح یکم مئی سے ہوا کرے۔ تمام امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان دنوں جو انتخاب عہدہ داران ہو رہا ہے اس میں قاضی یا قاضیوں کا انتخاب بھی کرایا جائے اس انتخاب میں مندرجہ ذیل امور ملحوظ رکھے جائیں:-

۱- صدر انجمن کے قاعدہ نمبر ۸۰۳ کی رو سے ہر مقامی جماعت میں جس کے افراد پچاس سے زائد ہوں قاضی مقرر کیا جانا ضروری ہے مگر اس سے کم افراد والی جماعت میں بھی قاضی مقرر کرانا چاہیئے۔ قریب قریب کی چھوٹی جماعتوں کے لئے کسی ایک جماعت میں سے بھی موزوں قاضی کا نام منتخب کیا جا سکتا ہے۔

۲- قاضی کے سپرد کوئی انتظامی عہدہ نہ ہو مثلاً پریذیڈنٹ یا سیکرٹری امور عامہ کو قاضی منتخب نہ کیا جائے اور اگر عہدہ قضا کے لئے کوئی دوسرے موزوں دوست نہ مل سکتے ہوں تو اس صورت میں انتظامی عہدہ کے لئے کسی دوسرے دوست کا انتخاب کیا جائے

۳- جہاں تک ہو سکے ایک سے زائد دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب کیا جائے۔ تا ان میں سے کسی ایک کی منظوری حاصل کی جا سکے۔

۴- جن دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب ہو ان کی علمی اور دینی قابلیت کا بھی اندراج کیا جائے۔

۵- اس انتخاب کی رپورٹ محترم امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب دوسرے عہدیداران سے الگ براہ راست ناظم دارالقضاء کے نام بھیجیں۔

۶- سابقہ مقرر شدہ قاضیوں کا نام بھی انتخاب میں پیش کیا جا سکتا ہے

۷ حسب ضرورت ایک سے زائد قاضیوں کو مقرر کرانا چاہیئے۔ ہاں چھوٹی جماعتوں میں ایک ہی قاضی مناسب ہے۔

۸- جن قاضیوں کی منظوری قبل ازیں دی جا چکی ہے ان کا یا ان کی جگہ کسی نئے دوست کا نام بھی یکم مئی ۱۹۶۵ء سے تین سال کے لئے دوبارہ انتخاب کیا جائے۔

۹- قاضی کے لئے ایسے دوستوں کا انتخاب عمل میں لایا جانا چاہیئے جو دینی معلومات کے علاوہ معاملہ فہم اور اخلاقی لحاظ سے اچھی شہرت رکھتے ہوں۔

۱۰- آخر مارچ ۱۹۶۵ء تک انتخاب قاضی کی رپورٹ موصول ہو جانی چاہیئے تا اپریل میں ان کی تقرری کی منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت عالیہ میں عرض کیا جا سکے

(ناظم دارالقضاء)

اطلاع

ایک ڈبگین کوئلہ (ڈبگین نمبر ۶۰۶۸۳) جو پیر محل ریلوے اسٹیشن پر پڑا ہے ۱۲ مارچ ۱۹۶۵ء کو دس بجے صبح بذریعہ نیلام عام فروخت کیا جائے گا

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر۔ لاہور)

ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے نصب العین کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور اُسے کبھی اوجھل نہ ہونے دیں

اگر ہم ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ ہمیں اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے گا

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد واضح کرنے کے بعد احباب جماعت کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کے دو قسم کے خلیفے ہوتے ہیں ایک شخص خلیفہ ہوتا ہے جو منتظم ہوتا ہے، دوسرے انبیاء کی جانشین ان کی جماعت ہوتی ہے جس کو وہ تیار کرتے ہیں۔ انبیاء خود سارے زمانہ کی اصلاح نہیں کر سکتے۔ اس لئے خدا تعالیٰ انبیاء کے ذریعہ ایک جماعت تیار کرتا ہے اور اس نبی کے مقصد کو نبی کی وفات کے بعد وہ جماعت پورا کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی غرض بعثت یہ تھی کہ تمام جہان کی سعید روحوں کو

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

کا حلقہ بگوش بنایا جائے حضرت مسیح موعودؑ اپنی تمام زندگی میں اس مقصد کے حصول میں کوشاں اور اس نصب العین کی طرف بڑھتے رہے اور اب آپ کی جماعت کا بھی یہی کام ہونا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین تھے آپ کے ذریعہ جو جماعت قائم ہوئی اس کے متعلق کہا گیا کہ

کنتم خیر امۃ اخرجت
للناس تامرون بالمعروف
وتنھون عن المنکر

لفظ امت کے سات معنے ہیں جن میں سے ایک معنے معلم الخیر کے بھی ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کے حق میں آیا ہے

کان ابراھیم امۃ

لوگ اس کے معنوں میں بہت الجھے ہیں مگر لغت کے رو سے معنے صاف ہیں کہ ابراہیمؑ ایک معلم خیر بزرگ تھے۔ پس اس آیت کے یہ معنے ہوئے کہ تم بہترین معلم الخیر ہو۔ جو لوگوں کے فائدے کے لئے نکالے گئے ہو کہ لوگوں کو نیکی کا حکم کرو۔ بدی سے منع کرو۔ یہی مقصد مسیح موعودؑ کا تھا کیونکہ آپ حضرت نبی کریمؐ کے بروز تھے۔ اور یہی مقصد آپ کی جماعت کا ہے کہ ہر ایک قوم میں جو سعید روح ہے وہ اس طرف آجائے اور حق کو قبول کرے۔

اس کے متعلق میں آپ کو اپنا ایک واقعہ سناتا ہوں میرے والد صاحب کا مجھے پڑھانے کا منشاء نہ تھا۔ بلکہ میرے دوسرے بھائی تھے ان کو پڑھانا چاہتے تھے اور ہمارے متعلق خیال تھا کہ ہمیں اپنے زمینداری کے کام میں لگائیں۔ ہمارے خاندان کی آٹھویں پشت میں ایک بزرگ تھے۔ جو شاہ محمد غوث لاہوری کے بڑے بھائی تھے ان کا نام تھا شاہ زین العابدین۔ ان کی ایک کتاب قلمی لکھی ہوئی ہمارے ہاں تھی اس میں لکھا تھا کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے گا یا سنے گا وہ لوگوں کا مقتداء بنے گا۔ میں نے جب اس کو پڑھا تو میرے دل میں خواہش ہوئی کہ میں بھی مقتدا بنوں۔ میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ جب میں کسی کھیل میں لگتا تھا یا کوئی اور کام کرنے لگتا تھا تو مجھے یہ خیال ہر ایک لغویت سے روک دیتا تھا کہ وہ جو ہمارے بزرگ مقتدا بنے تھے۔ وہ ایسے کام نہ کرتے تھے اس سے مجھے یہ فائدہ ہوا کہ میں کئی قسم کے گناہوں سے محض اس خیال کی وجہ سے بچ گیا جرمنی کے لوگوں کو یہ خیال تھا کہ وہ دنیا میں تہذیب پھیلائیں گے یہ ان کا خیال صحیح تھا یا غلط۔ مگر تھا ضرور۔ اسی کے مطابق ایک دوست نے بتایا کہ جرمنی کے لوگ جب کسی مجلس میں بیٹھتے تھے تو اسی طرح جس طرح کوئی استاد بیٹھتا ہے۔ پس جب مقصد اور نصب العین معلوم ہو تو انسان بہت سی کمزوریوں سے بچ جاتا ہے یہ باتیں میں نے اس لئے بیان کی ہیں کہ اگر ہمیں اپنا مقصد معلوم ہو تو جیسا ہمیں حضرت صاحب بنانا چاہتے ہیں اور جس قسم کے انسان قرآن و حدیث ہمیں بنانا چاہتے ہیں ضرور بن جائیں۔ اور جو غلطیاں اور کمزوریاں ہم میں ہیں۔ ہم ان سے باز آجائیں۔ اگر ہم اپنے مقصد اور نصب العین سے ہٹ گئے یا ہم میں کمزوریاں ہوئیں تو پھر ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے بلکہ ہماری تمام کوششیں فضول ہو جائیں گی......

پس اس وقت میں اپنے ایمان کی حفاظت کی ضرورت ہے نیکوں کی صحبت اختیار کرو۔ بدیوں سے احتراز کرو نصب العین کو سامنے رکھو اور خدا سے بدظنی مت کرو کیونکہ آتا ہے

انا بظن عبدی بی

تم خدا کے متعلق جیسا خیال کرو گے ویسا ہی تم سے سلوک ہوگا۔ خدا تعالیٰ ہمیں اصلاح کی توفیق دے آمین۔" (الفضل ۶ ؍اکتوبر ۱۹۲۱ء)

مجالس انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ پروگرام میں ضلعی و علاقائی سطح پر تربیتی اجتماعات کا انعقاد بھی شامل ہے گزشتہ سال خدا تعالیٰ کے فضل سے ناظمین اعلےٰ و ناظمین اضلاع اصحاب کے تعاون سے مشرقی و مغربی پاکستان میں متعدد مقامات پر تربیتی اجتماعات منعقد ہوئے تھے اور اراکین مجالس انصار اللہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک خاص بیداری پیدا ہو گئی تھی امسال ہمیں اور زیادہ توجہ اور کوشش سے زیادہ سے زیادہ مقامات پر اجتماع منعقد کرنے چاہئیں۔ تاکہ جہاں احمدی دوستوں کے لئے تربیت نفس کا موقعہ پیدا ہو وہاں تبلیغ ہدایت کے لئے بھی راستہ صاف ہو۔ چنانچہ اس اعلان کے ذریعہ جملہ ناظمین اعلیٰ / ناظمین اضلاع اصحاب کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی مجلس عاملہ کے مشورہ سے اجتماع کے لئے تاریخیں تجویز کر کے صدر محترم سے منظوری حاصل کر لیں اور اجتماعات کا انتظام فرما دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضروری اعلان

ایک شخص مسمّٰی عبدالمجید ولد منشی کریم بخش صاحب مہاجر مقبوضہ کشمیر جس کے بہنوئی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈرائیور ہیں۔ ربوہ میں کچھ عرصہ ریڑھی پر پھل بیچتا رہا ہے۔ چھ سات ماہ سے اپنی نو بیاہتا بیوی سمیت غائب ہے لڑکی کے والد اور اس کے عزیزوں نے اس کی کئی جگہ تلاش کی ہے لیکن اس کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ اب چند دوستوں نے اسے مغل پورہ لاہور میں دیکھا ہے۔ جس کسی دوست کو یہ شخص کہیں ملے تو اس کی فوراً قریبی مقامی جماعت اور نظارت امور عامہ ربوہ کو اطلاع دیں۔ لڑکی کے والدین اپنی بچی کی خیریت کی اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے اور عبدالمجید کے رشتہ دار بھی سخت پریشان ہیں۔

عبدالمجید کی عمر ۲۵/۳۰ سال رنگ سانولا۔ قد قدرے لمبا پتلا۔ عام طور پر دھوتی پہنتا ہے۔

(ناظر امور عامہ)

اعلان نکاح

محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) صدر شعبہ فلاسفی پنجاب یونیورسٹی لاہور نے مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۶۵ء بعد نماز جمعہ مسجد دار الذکر لاہور میں ناصرہ لطیف صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد لطیف صاحب جے پور کا نکاح عبدالمغیث خان صاحب ٹرانسپورٹ آفیسر شاہی باڈر لاہور کے ہمراہ بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

ضروری اعلان: فروری ۱۹۶۵ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ مارچ ۱۹۶۵ء تک ضرور بھجوا دیں ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔ (منیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴